نبی کریم ﷺ کی رحمت

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا:.......... 3

تورات میں آپ ﷺ کے اوصافِ جلیلہ: 3

جان کے دشمنوں پر رحمت کے دو واقعے: 4

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العالمین نے ہمیں رحمۃ للعالمین نبی عطا فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت تمام جہانوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے رحمت کے چند واقعات پیش کر رہے ہیں۔

مجھے رحمت بنا کر بھیجا گیا:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ. قَالَ: إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.

صحیح مسلم، رقم الحدیث:4704

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا اے اللہ کے رسول! (اذیت پہنچانے والے) مشرکین کے خلاف بددعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے تو رحمت والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔

تورات میں آپ ﷺ کے اوصافِ جلیلہ:

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ قَالَ أَجَلْ وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ{يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا} وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ المتوَكِّلَ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ وَلَنْ

يَقْبِضَهُ اللهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:2125

ترجمہ: حضرت عطا بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ملاقات کی اور ان سے عرض کی: مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ان صفات کے بارے میں بتائیں جو تورات میں بیان کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! تورات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات بیان ہوئی ہیں جو قرآن کریم کی اس آیت (يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا) میں موجود ہیں۔ اور مزید یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو ان پڑھ لوگوں کی جائے پناہ اور اپنا محبوب بندہ اور رسول بنایا ہے۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا۔ آپ نہ تو سخت مزاج اور نہ ہی سخت دل ہیں۔ اور نہ ہی بازاروں میں شور مچانے والے ہیں۔ نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے ہیں۔ بلکہ معاف اور درگزر کرنے والے ہیں۔ راوی عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت تک اپنے پاس نہیں بلائے گا جب تک آپ کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا نہ کر دے اور وہ کلمہ نہ پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور زنگ آلود دلوں کو (قبول حق کے لیے) کھول نہ دے۔

جان کے دشمنوں پر رحمت کے دو واقعے:

1: عَنْ عُرْوَةَ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ

يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيتُ وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ (بَعَثَ اللهُ) إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذَلِكَ فِيمَا شِئْتَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث: 3231

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر جنگ احد کے دن سے زیادہ تکلیف دہ دن بھی آیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! مجھے آپ کی قوم سے بڑی بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور میرے اوپر سب سے سخت دن عقبہ کا تھا۔ جب میں نے اپنی نبوت کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا۔ اس نے میری بات نہیں مانی۔ میں طائف سے واپس آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے سے ظاہر ہو رہے تھے۔ چلتے چلتے میں نے اچانک دیکھا تو قرن الثعالب میں تھا۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو بادل کی ایک ٹکڑی میرے اوپر سایہ کیے ہوئے تھی۔ اس میں؛ مَیں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے

آواز دی اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ آپ کی قوم کی گفتگو کو سن لیا ہے۔ آپ کی خدمت میں پہاڑوں پر مامور فرشتے کو آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ اس کو ان کافروں کے متعلق جو حکم دیں وہ اسے پورا کریں گے۔ ملک الجبال (پہاڑوں پر مامور فرشتے نے مجھے سلام کیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ کی مرضی پر منحصر ہے اگر آپ چاہیں تو میں اخشبین نامی پہاڑ کو اٹھا کر ان لوگوں کے اوپر رکھ دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں۔ بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسل سے ایسے لوگ پیدا فرمائیں گے جو اللہ وحدہ لا شریک لہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔

:2 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَأَدْرَكْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا قَالَ: وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَجُلاً أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي، فَلَمْ أَشْعُرْ إِلاَّ وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ قُلْتُ: اللَّهُ۔ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قَالَ قُلْتُ: اللَّهُ۔ قَالَ: فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

صحیح مسلم، رقم الحدیث:6014

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اللہ کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی جانب ایک غزوے میں شریک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے ساتھ ایک کانٹے دار درختوں والی وادی میں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے سائے میں آرام فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار درخت پر لٹکا رکھی تھی ۔راوی کہتے ہیں لوگ آرام کی غرض سے درختوں کے نیچے سوئے ہوئے تھے اسی دوران ایک مشرک آیا، اس نے تلوار اتار لی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تان کر کھڑا ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگا کہ بتاؤ آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تسلی و اطمینان سے فرمایا: اللہ... اس نے دوسری مرتبہ یہی کہا کہ اے محمد آپ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تسلی و اطمینان سے فرمایا: اللہ... تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ یہ وہی شخص بیٹھا ہوا ہے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرمادیا اور انتقام نہیں لیا۔

فائدہ: یہ شخص (غورث بن حارث) مسلمان ہو گیا اور اس نے اپنے قبیلہ میں اسلام کی دعوت دی۔ ان کی محنت کی وجہ سے بہت لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ ہمیں قدر کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، 10 اکتوبر، 2022